بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیدقربانی کے احکام ومسائل

از: علامہ ارشد القادری....... ترسیل: نوری مشن مالیگاؤں

قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی ہر صاحبِ نصاب پر واجب ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:
''جو صاحبِ نصاب ہو کر قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔''
صاحبِ نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی، ساڑھے سات تولے سونا یا اس کے مساوی روپے یا اتنی ہی مالیت کے اسبابِ تجارت موجود ہوں، ان پر سال گزرنا شرط نہیں۔ (بہارِ شریعت، شامی)

قربانی کے جانور

خصی، بکری، بیل، بھینس، اونٹ کی قربانی جائز ہے۔اندھا، بالکل لاغر، لنگڑا، تہائی سے زیادہ جس کا عضو کٹا ہو؛ ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ چھ ماہ کا دُنبہ اور بھیڑ کی قربانی جائز ہے، جو اتنا فربہ ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔

(بہار شریعت، عالمگیری)

(واضح رہے کہ یہ صرف دُنبہ اور بھیڑ کا حکم ہے، خصی، بکری کے لیے سال بھر کا ہونا ضروری ہے۔مولانا عبدالمبین نعمانی قادری)

قربانی کے ایام

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں قبلِ مغرب تک قربانی ہوسکتی ہے۔شہر میں نماز سے قبل قربانی ناجائز ہے۔دیہاتوں میں جائز ہے۔رات کو قربانی مکروہ ہے۔

تکبیراتِ تشریق

نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرہویں کے عصر تک ہر فرض نماز با جماعت کے بعد تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

قربانی کی کھال اور اس کا گوشت

قربانی کا گوشت تین حصوں پر تقسیم کرنا چاہیے (کہ یہ مستحب ہے)، ایک حصہ اپنے لیے، دوسرا حصہ احباب واقارب کے لیے، تیسرا مسلم فقرا و مساکین کے لیے۔غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا درست نہیں۔ (بہار شریعت، شامی)

اِس نازک دور میں جب کہ اسلام کا چراغ آندھیوں کی زَد میں ہے؛ کھالوں کے بہترین مصارف وہ اسلامی مدارس ہیں جہاں مسلمانوں کے نادار و مجبور بچے دین کی حفاظت کے لیے پروان چڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ: جو لوگ قریب کے کسی سُنّی مدرسہ کو جانتے ہیں، اور شب و روز غریب و نادار بچوں کی ایک فوج اس کے دَسترخوان پر دیکھتے ہیں، اُنھیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ قربانی کی کھالوں کا مفید ترین مصرف کہاں ہے۔

☆☆☆

(قربانی کی کھالوں کے دام اِس وقت بہت معمولی ہیں؛ اصحابِ خیر کو چاہیے کہ مدارس کا نقد رقوم سے بھی تعاون کریں تاکہ علومِ دینیہ کی نشر و اشاعت کا مرحلۂ شوق بہ آسانی طے ہو۔ ناشر)

ذبح قربانی کا طریقہ

سنّت یہ ہے کہ خود ذبح کرے، ورنہ سامنے موجود رہے۔ ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رُو بائیں پہلو پر لٹایا جائے۔ ذبح سے پہلے یہ دُعا پڑھنی چاہیے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ ط

کہہ کر ذبح کرے اور یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلاں بن فلاں کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اگر خود (اپنی قربانی) ذبح کرے تو من فلاں کی جگہ مِنِّیْ کہے۔ (ورنہ 'فلاں بن فلاں' کی جگہ نام لے۔ مولانا عبدالمبین نعمانی قادری)

☆☆☆

(ماخوذ: لالہ زار، از علامہ ارشد القادری، مطبوعہ نوری مشن مالیگاؤں ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء)

۱۴۴۲ھ/ ۲۰۲۱ء